فون نمبر ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۶ رجب ۱۳۹۰ھ - ۳۰ تبوک ۱۳۴۹ ہش - ۳۰ ستمبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۲۳

اخبارِ احمدیہ

ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ ۲۵ رتبوک کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمدللہ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ـ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کبھی کبھی ضعف اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین ۔

ضروری اعلان

مرزا محمد لطیف صاحب ۔ مرزا محمد سلیم صاحب اختر ۔ مرزا محمد شفیق صاحب انور پسران مرزا محمد حسین صاحب آف فتح پور گجرات اور سید داؤد احمد صاحب انور ولد پیر محمد یوسف صاحب مرحوم حال راولپنڈی سابق مربیان کے متعلق یہ ثابت ہونے پر کہ وہ سلسلہ کے ساتھ مخلصانہ تعلق نہیں رکھتے انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا گیا تھا نیز اب ان کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ احباب مطلع رہیں۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مجلسِ ارشاد کا اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس تین اخاء (اکتوبر) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ۔

اِس اجلاس میں تین مضامین (۱) اولیائے امّت کے الہامات (۲) جماعتی نظام کے لئے اصول و ہدایات (۳) جمع احادیث کے لئے محدثین کی کاوشیں ۔ پر علی الترتیب (۱) مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب (۲) مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم (۳) مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر اپنے تحقیقی مقالہ جات پیش فرمائیں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ کثرت سے اجلاس میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

(تعلیم القرآن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خلق اللہ سے کبھی بھی خیانت، ظلم، بد خلقی، ترشروئی، ایذادہی سے پیش نہ آؤ

کسی کی حق تلفی نہ کرو کیونکہ اِن چیزوں کے بدلے بھی خدا تعالیٰ مواخذہ کرے گا

"پس اب موقع ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو درست کرلو اور اس کے فرائض کی بجا آوری میں کمی نہ کرو۔ خلق اللہ سے کبھی بھی خیانت ۔ ظلم ۔ بد خلقی ۔ ترشروئی ۔ ایذادہی سے پیش نہ آؤ۔ کسی کی حق تلفی نہ کرو کیونکہ ان چیزوں کے بدلے بھی خدا تعالیٰ مواخذہ کرے گا۔ جس طرح خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ۔ اس کی عظمت ۔ توحید اور جلال کے خلاف کرنا اور اس سے شرک کرنا گناہ ہیں اسی طرح اس کی خلق سے ظلم کرنا۔ ان کی حق تلفیاں کرنا۔ زبان یا ہاتھ سے دکھ یا کسی قسم کی گالی گلوچ دینا بھی گناہ ہیں۔ پس تم دونوں طرح کے گناہوں سے پاک بنو اور نیکی کو بدی سے خلط ملط نہ کرو۔

تمہارا دین اسلام ہے۔ اسلام کے معنے ہیں خدا کے آگے گردن رکھ دینا جس طرح ایک بکرا ذبح کرنے کی خاطر منہ کے بل لٹایا جاتا ہے اسی طرح تم بھی خدا کے احکام کی بجا آوری میں بے چون و چرا گردن رکھ دو جب تک کامل طور سے تم اپنے ارادوں سے خالی اور نفسانی ہوا و ہوس سے پاک نہ ہو جاؤ گے تب تک تمہارا اسلام اسلام نہیں ہے۔ بہت ہیں کہ ہماری ان باتوں کو قصہ کہانی جانتے ہوں گے اور ٹھٹھے اور ہنسی سے ان کا ذکر کرتے ہوں گے مگر یاد رکھو کہ یہ اب آخری دن ہیں۔ خدا تعالیٰ فیصلہ کرنا چاہتا ہے۔ لوگ بیحیائی ۔ حیلہ بازی اور نفس پرستی میں حد سے زیادہ گزرے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال اور توحید کا ان کے دلوں میں ذرا بھی خیال نہیں گویا ناستک مت ہو گئے ہیں۔ کوئی کام بھی ان کا خدا کے لئے نہیں ہے۔ . . . .

پس اب یہ وقت ہے توبہ کرو۔ اگر عذاب آگیا تو پھر توبہ کا دروازہ بھی بند ہو گیا۔ توبہ میں بہت کچھ ہے۔ دیکھو جب کوئی بادشاہ کسی امر کے متعلق سمجھاوے کہ تم اس سے رُک جاؤ تمہارا بھلا ہوگا تو اگر وہ شخص رُک جاوے تو بہتر ورنہ پھر اس کا عذاب کیسا سخت ہوتا ہے۔ اسی طرح پہلے چھوٹے چھوٹے عذابوں سے خدا تعالیٰ لوگوں کو سمجھاتا ہے کہ باز آجاؤ موقع ہے ورنہ پچھتاؤ گے۔ مگر جب وہ نہیں سمجھتے اور اس کی نافرمانی سے نہیں رُکتے تو پھر اس کا عذاب ایسا ہوتا ہے۔ وَلَا یَخَافُ عُقْبٰھَا۔

تم لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اسی پر بھروسہ نہ کر لینا۔ صرف اتنی ہی بات کافی نہیں۔ زبانی اقرار سے کچھ نہیں بنتا جب تک عملی طور سے اس اقرار کی تصدیق نہ کر کے دکھلائی جاوے۔ یوں زبانی تو بہت سے خوشامدی لوگ بھی اقرار کر لیا کرتے ہیں مگر صادق وہی ہے جو عملی رنگ سے اس اقرار کا ثبوت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نظر ان کے دل پر پڑتی ہے۔ پس اب سے اقرار سچا کر لو اور دل کو اس اقرار میں زبان کے ساتھ شریک کر لو کہ جب تک قبر میں جاویں ہر قسم کے گناہ سے شرک وغیرہ سے بچیں گے" ۔

(ملفوظات جلد پنجم صـــ ۲۳۷ تا ۲۳۹)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

حدیث الرسولؐ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَتٰی اَھْلَہٗ قَالَ: بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِیَ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ لَمْ یَضُرَّہٗ۔"

(بخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذا اتی اھلہ ص ۹۴۵ ج ۲۔ مسلم ص ۶۴۷ ج ۲-۱)

حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے مباشرت کرتے وقت یہ دعا مانگے " اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور اس بچے کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا کرے اگر ان کے لئے کوئی بچہ مقدّر ہوا تو شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔"

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ تبوک ۱۳۴۹ہش

غلبۂ اسلام کا ایک اشد ضروری تقاضا

گزشتہ شمارہ میں ہم نے اِس امر پر روشنی ڈالی تھی کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہمارے کندھوں پر اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنیکی جو عظیم ذمّہ داری عائد ہوتی ہے وہ اِس امر کی مقتضی ہے کہ ہم اپنی اولادوں کی اِس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ غلبۂ اسلام کی مہم کو نسلاً بعد نسلٍ جاری رکھ کر اِس راہ میں قربانیاں دیتی چلی جائیں یہاں تک کہ اسلام اللہ تعالیٰ کی پہلے سے دی ہوئی بشارتوں کے مطابق ساری دنیا میں غالب آ جائے۔ ہم نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ نئی نسلوں کی صحیح رنگ میں تربیت دراصل غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم کا ہی ایک نہایت اہم حصّہ ہے۔ اگر ہم خود تو غلبۂ اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے لیکن آئندہ نسل کو اس راہ میں اُسی جذبہ و جوش کے ساتھ قربانیاں کرنے کے قابل نہیں بناتے اور اِس بارہ میں غفلت سے کام لیتے ہیں تو ہم اُن عظیم ذمّہ داریوں سے پورے طور پر سبکدوش قرار نہیں پا سکتے جو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔

اِس کے ثبوت میں ہم نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دُو اہم ارشادات بھی ہدیۂ قارئین کئے تھے۔ اِسی ضمن میں ہم آج حضور ایدہ اللہ کے بعض اَور ارشادات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں کیونکہ حضور ایدہ اللہ خاص خدائی فیصلہ اور تصرف کے ماتحت جب سے مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے ہیں اللہ تعالےٰ کی خاص رہنمائی کے بموجب اپنے خطبات میں تربیت اولاد کی اہمیت پر خاص زور دیتے چلے آرہے ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ غلبۂ اسلام کی مہم عنقریب جس نئے مرحلہ میں داخل ہونے والی ہے وہ نیا مرحلہ ہم سے اِس امر کا تقاضا کر رہا ہے کہ ہم ابھی سے اپنی اولادوں کی اِس نہج پر تربیت کریں کہ جب وہ مرحلہ آئے تو ہماری اولادیں اور آئندہ نسلیں اُس مرحلہ کی نئی اور نہایت اہم ذمّہ داریوں کو کماحقہٗ ادا کر کے اسلامی فتوحات میں حصّہ دار بن سکیں اور اِس طرح عنداللہ سرخرو قرار پا سکیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ۳ر مارچ ۱۹۶۷ء کو خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احمدی خواتین کو غلبۂ اسلام کی موجودہ مہم کے ضمن میں ان کی ایک نہایت اہم ذمہ داری یاد دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"عورت کی ایک بڑی ذمّہ داری یہ ہے کہ وہ آئندہ نسل کی صحیح تربیت کرے اور آئندہ نسل میں اُن نقوش کو اُبھارے جو نقوش اسلامی انوار سے بنے ہوئے ہوں، جو نقوش قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں اُبھرتے ہیں۔ تو جب تک عورت اپنی اس ذمّہ داری کو نہیں نبھائے گی، وہ عورت جو ایثار پیشہ مرد کی بیوی اور اس اسلامی جنّت کی نرسری کی ماں ہے، اُس وقت تک اِس جنّت کو دوام حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایک نسل خدا کی رحمتوں کے سایہ کے نیچے اپنی زندگی کے دن گزار کے اس دنیا سے رخصت ہو جائے گی اور اگر اگلی نسل کی تربیت صحیح نہ ہوئی تو پہلی نسل کے اِس دُنیا سے گزر جانے کے ساتھ ہی خدا کی رحمت کا سایہ بھی اس قوم سے اُٹھ جائے گا اور خدا کی رحمت کے سایہ کی بجائے شیطانی تمازت کے اندر اگلی نسلیں جھلسنے لگیں گی۔"

(الفضل ۳۱ر مارچ ۱۹۶۷ء)

اِس کے ایک ہفتہ بعد حضور ایدہ اللہ نے ۱۰ر مارچ ۱۹۶۷ء کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے احمدی مستورات کو یہ باور کرایا کہ اگر وہ غلبۂ اسلام کی موجودہ مہم کو آگے بڑھانے اور اسے مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کی نیت سے اپنی اولادوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں گی تو وہ دُوگنا ثواب کی مستحق ٹھہریں گی لیکن اگر انہوں نے اپنے اس نہایت ہی اہم فرض کی کماحقہٗ ادائیگی میں غفلت سے کام لیا تو انہیں دُہرا عذاب ملے گا چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"اگر مسلمان عورت اپنے گھر کا ماحول ایسا نہیں بنائے گی کہ اُس ماحول میں تربیت پانے والے بچّے خدا کی آواز کو سُننے کے بعد دُنیا کی کسی آواز پر کان نہ دھریں اور دنیا کی طرف پیٹھ پھیر کر اپنے پورے زور کے ساتھ اور اپنی پوری طاقت کے ساتھ اُس طرف دوڑنے نہ لگ جائیں جس طرف سے کہ خدا کی آواز آرہی ہو تو ایسی مائیں بدی کا نمونہ قائم کرنے والی ہیں اور ان کو بھی دُہرا عذاب ملے گا۔ اور اسی طرح اگر وہ اپنے گھروں کے ماحول کو اِس قدر حسین بنائیں گی اسلام کی روشنی اور قرآن کریم کے نور کے ذریعہ، کہ جو بچّے وہاں پرورش پائیں گے ان کے دل کچھ اِس طرح خدا اور اس کے رسول کی محبّت میں محو ہوں گے کہ دُنیا کی طرف ان کی نگاہ بھی نہیں اٹھے گی، تو الٰہی وعدہ کے مطابق ایسی مسلمان عورت کو دُوگنا ثواب ملے گا۔"

(الفضل ۹ر اپریل ۱۹۶۷ء)

(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

ایبٹ آباد میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیت

مجالس علم و عرفان میں حضور اقدس کے بصیرت افروز ارشادات

(مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے)

ایبٹ آباد ۲۲ تبوک۔

خوبصورت علاقہ میں دکھی انسانیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ معہ دیگر افرادِ خاندان چند روز تک یہاں قریب ہی ایک پُر فضا اور صحت افزا مقام پر قیام فرما رہے۔

۱۷ تبوک سوا چھ بجے شام حضور واپس تشریف لائے۔ مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد تھوڑی دیر احباب میں تشریف فرما رہے۔ حضور نے گوشۂ تنہائی میں اپنے اس چند روزہ قیام کے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ گھنے درختوں سے ڈھکی ہوئی پُر فضا جگہ کی نہایت صاف و شفاف اور فرحت بخش ہوا، ٹھنڈے اور صحت مند پانی کے چشمے، فلک بوس پہاڑوں پر گھنے درختوں اور سبزہ زاروں کے قدرتی نظاروں سے انسان جہاں محظوظ ہوتا ہے اور اس کی زبان پر بے ساختہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید جاری ہو جاتی ہے وہاں یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ گو قدرت نے ان کوہساروں اور سبزہ زاروں میں اتنا حُسن بخشا ہے مگر وہاں بسیرا کرنے والوں کی اکثریت اپنے خوانین یعنی مالکان کی ظالمانہ بے توجہگی کے نتیجہ میں نہایت مفلوک الحال، ستم رسیدہ اور معمولی معمولی ضروریاتِ زندگی تک سے محروم ہے۔ بیچارے غربت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ خوف و ہراس کے تاریک و تار بادل ان پر سایہ فگن ہیں۔ فرمایا انکی اس پسماندگی سے یہ شبہ گزرتا ہے کہ یہ لوگ شاید ذہنی طور پر بھی پست ہوں گے۔ مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مَیں نے ان سے گھل مل کر باتیں کیں۔ ان کے ذہنی احساسات اور قلبی جذبات میں جھانک کر دیکھا تو مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ غربت و یاس کے باوجود یہ لوگ بالعموم بڑے شریف النفس، خوددار اور مہمان نواز ہیں۔ فرمایا اس خوبصورت علاقے میں دُکھی انسانیت کی یہ حالتِ زار ایک بدنما داغ کی حیثیت رکھتی ہے جسے دُور کرنا وقت کی ایک بڑی ضرورت اور اربابِ حل و عقد کا اوّلین فرض ہے۔

نظامِ خلافت کی اہمیت

نظامِ خلافت سے اختلاف رکھنے والے احباب کا ذکر ہوا۔ حضور نے فرمایا، مجددیت کے مسئلہ پر قرآن کریم تو بالکل خاموش ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ خلافت کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند، کامل متبع، مامور من اللہ اور موردِ وحی و الہام تھے۔ اس حیثیت سے آپؑ کی متعدد پیشگوئیاں پوری ہو چکیں، کچھ ہو رہی ہیں اور باقی اپنے اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہوتی چلی جائیں گی۔ فرمایا یہ حقیقت ہے کہ جماعت کی ترقی اور غلبۂ اسلام کے متعلق جو آپؑ کو بشارتیں دی گئی ہیں نظامِ خلافت کے ذریعہ انکے پورا ہونے کے آثار دنیا کے افق پر دن بدن نمایاں ہو رہے ہیں۔ ایسی صورت میں کسی نئے مجدد کی تلاش و انتظار دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کو نہ پہچاننے اور آپؑ سے عملاً دُوری اختیار کرنے کے مترادف ہے۔

اسلام آباد کو روانگی

اگلے روز (۱۸ تبوک) جمعۃ المبارک تھا۔ اسلام آباد میں جمعہ پڑھانے کے لئے حضور پونے گیارہ بجے ایبٹ آباد سے روانہ ہوئے۔ اس سفر میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری حضور کے ہمراہ تھے۔ ترنول کے مقام پر محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی، محترم چوہدری عبدالحق صاحب ورق امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد، محترم ملک عبدالمغنی صاحب نائب امیر راولپنڈی اور محترم مولانا سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ چند دیگر احباب کے ساتھ حضور کے استقبال میں سراپا انتظار کھڑے تھے۔ جونہی حضور کی کار قریب پہنچی یہ احباب بھی اپنی کاروں میں سوار ہو کر حضور کے قافلہ میں شامل ہو گئے۔ پونے ایک بجے حضور اسلام آباد پہنچے اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف فرما ہوئے۔ یہاں پر موجود احباب کو حضور نے شرفِ مصافحہ بخشا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت تھی کہ عین وقت پر تیز و تند باد و باراں کی وجہ سے حضور نماز جمعہ نہ پڑھا سکے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں حضور نے کوٹھی پر جمع کر کے پڑھائیں۔

احباب سے گفتگو

مغرب کی نماز میں مقامی جماعت کے دوستوں کے علاوہ محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی بھی موجود تھے۔ چوہدری صاحب حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کیلئے تشریف لائے تھے۔ مغرب کی نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ احباب میں رونق افروز ہوئے اور محترم چوہدری عبدالحق صاحب ورک سے فرمایا آپ کب تک شامیانوں اور قناتوں کے محتاج رہیں گے آج کی بارش نے مسجد کی عمارت کے نہ ہونے کا شدت سے احساس دلا دیا ہے۔ فرمایا مسجد جلد مکمل ہونی چاہیئے خواہ شروع میں لکڑی کے ستون اور کھجور کے پتوں کی چھت ہی کیوں نہ ڈالنی پڑے۔

حضور نے اپنے مغربی افریقہ کے دورے کے متعلق "Africa Speaks" کے نام سے زیرِ طباعت باتصویر کتاب کا ذکر فرمایا نیز سلسلہ کی طرف سے شائع ہونیوالے "عدالت کا فیصلہ۔ کیا احمدی مسلمان ہیں؟" نامی کتابچہ کی تقسیم کے طریق کار پر روشنی ڈالی اور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ایک رات میں دس ہزار کی تعداد میں تقسیم کرنے پر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ اس ضمن میں آپ نے قائدِ اعظم کے ایک اہم ارشاد کی نشاندہی فرمائی جس میں بانیٔ پاکستان نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی بے لوث ملکی اور سیاسی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ احمدی مسلمان ہیں۔

احمدیت پر اللہ تعالیٰ کے فضل کا سایہ ہے

حضور نے فرمایا ہمارے پاکستانی بھائی بیشک ہمیں جو مرضی ہو کہتے رہیں مگر ہم اپنے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی میں ہمیشہ ان کی بہتری و بہبودی کے لئے سوچتے اور ہمارے دل میں ان کے لئے ہمیشہ بجنع کی کیفیت رہتی ہے۔ ہمیں فکر ہے تو اس بات کی کہ دنیا میں احمدیت کے ذریعہ اسلام کے حق میں جو عظیم الشان انقلاب رونما ہو رہا ہے یہ بھی اسکی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہوں۔ ہمیں اس بات کی فکر نہیں کہ ہماری مخالفت ہو رہی ہے کیونکہ اسّی سال سے ہماری مخالفت کا سلسلہ جاری ہے اور دنیا جانتی ہے کہ احمدیت کو مٹانے کا ہر وار خالی اور اسے کچلنے کی ہر کوشش ناکام ہوتی رہی ہے یہانتک کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے دعوے کرنیوالے خائب و خاسر گوشۂ گمنامی کے سپرد ہو چکے ہیں مگر احمدیت پر چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا سایہ تھا اسلئے یہ مخالفتوں کی آندھیوں اور فسادات کے گھٹا ٹوپ بادلوں میں صحیح و سلامت اپنی منزلِ مقصود کی طرف گامزن رہی اور بیش از بیش ترقیات حاصل کرتی ہوئی اکنافِ عالم میں پھیل گئی۔

تقسیمِ ملک کے خونیں فسادات کا ذکر

حضور نے تقسیمِ ملک کے وقت کے خونیں فسادات میں جماعت احمدیہ کا قادیان سے معجزانہ طور پر بچ نکلنے کا ذکر کرتے ہوئے متعدد ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ قادیان کے گرد و نواح میں دیہات کے سادہ لوح غیر از جماعت دوستوں کو سکھوں کے خطرناک عزائم سے بروقت آگاہ کرنے، انکی صحیح راہنمائی اور حتی الوسع مدد کرنیکی بھی چند مثالیں بیان فرمائیں۔ محترم پیر صلاح الدین صاحب کے عرض کرنے پر کہ اب موقعہ ہے یہ ایمان افروز واقعات کتابی صورت میں محفوظ ہو جائیں حضور نے فرمایا اس وقت مختلف ذریعوں سے یہ واقعات مستند طور پر جمع ہو جانے چاہئیں پھر مناسب وقت پر انہیں شائع بھی کیا جا سکتا ہے۔

نماز۔ اور اس کی اہمیت

(از مکرم غلام رسول صاحب اعوان۔ ڈیرہ غازی خان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔
"نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔ صدق و وفا کا خیال رکھو۔ اگر گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو۔ نماز ترک نہ کرو۔"

یہ صحیح ہے کہ نماز خدا کا حق ہے اور ایک مسلمان کو خدا کا یہ حق ہر حالت میں ادا کرنا چاہیئے اور جو یہ حق ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ اس کی اطاعت سے نکل جاتا ہے۔ یہ حق معاف نہیں ہوگا اور نہ اس کی عدم ادائیگی میں کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔ کیونکہ اس میں جتنی ممکن آسانیاں تھیں وہ فراہم کر دی گئی ہیں۔ اب تو اس حکم کو ہر صورت بجا لانا ہی ہوگا۔ حکم ہے کہ اگر تم کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر ادا کرو۔ بیٹھ کر ادا کرنا مشکل ہے تو لیٹ کر ادا کرو۔ سخت کمزوری ہے تو اشارہ سے پڑھو۔ پانی نہ ہو تو تیمم کر لو۔ کپڑے ناپاک ہیں تو کوئی حرج نہیں، انہیں سے پڑھ لو۔ نماز ترک نہ کرو۔ دوسرے وقت میں کپڑوں کو پاک کر لو۔ اگر سفر میں ہو تو قصر کر لو۔ ضرورت پڑے تو ظہر اور عصر کو ملا لو۔ مغرب اور عشاء کو بھی جمع کر سکتے ہو۔ سفر درپیش ہے تو ریل یا لاری میں ہی پڑھ لو۔ سواری نہ ٹھہر سکے یا پانی نہ مل سکے تو تیمم ہی کر لو۔ اگر دشمن کے خوف کی وجہ سے بھاگنے کی نوبت آجائے تو بھاگتے ہوئے پڑھ لو۔ غرضیکہ غرغرہ کی حالت سے پہلے جیسا بھی ممکن ہو اس فرض کو ادا کرو۔ اس میں ہرگز کوتاہی نہ ہو۔ کیونکہ اس میں کوئی قضا نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز صرف مجنون پر فرض نہیں۔ باقی سب حالتوں میں صحت ہو یا بیماری، نماز فرض ہے اور اس کا ادا کرنا لازمی ہے۔

دیکھئے! اللہ تعالیٰ نے ادائیگی نماز میں کتنی سہولتیں دے رکھی ہیں۔ کیا ان آسانیوں کے علاوہ کسی اور چھوٹ کی بھی گنجائش ہے۔ اگر ان رعایات کے باوجود ایک مسلمان نماز ادا نہیں کرتا اور اس میں سستی کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نماز پڑھنا ہی نہیں چاہتا۔ ورنہ اس کی ادائیگی میں کونسی مشکل باقی رہ جاتی ہے۔ اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے ڈرتا نہیں۔ اور نہ اسے یوم آخرت پر ایمان ہے۔ حالانکہ ایمان کی بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ بعث بعد الموت پر یقین رکھے اور جزاء و سزا کو حق جانے۔ اگر وہ اس عقیدہ پر یقین نہیں رکھتا تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری اُمت میں سے عمداً ترکِ صلوٰۃ کرتا ہے وہ کافر ہے۔

ایک جماعت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ ہم مسلمان ہونے کو تیار ہیں لیکن ہمیں نماز سے مستثنےٰ کیا جائے۔ کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں نماز کے لئے وقت نہیں نکال سکتے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں نماز نہیں وہ کوئی مذہب نہیں۔ جاؤ خدا تعالیٰ کو ایسے ایمان لانے والوں کی کوئی ضرورت نہیں۔

ارشادِ نبویؐ ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو دوسرے اعمال کی طرف اللہ تعالےٰ توجہ فرمائے گا ورنہ نہیں۔

فرض کرو ایک شخص ہزاروں یا لاکھوں روپیہ خدا کی راہ میں روزانہ خرچ کرتا رہا ہو اور دوسرے نیک کام بھی کرتا رہا ہو مگر نماز کا تارک ہو یا اس سے غفلت کرنے والا ہو تو اس کے دوسرے اعمال کو بھی کوئی وقعت نہ دی جائے گی۔

یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل سچ فرمائی ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھ میں آسکتی ہے کہ اگر کسی طالبعلم نے اپنے امتحانی پرچہ میں پہلے اور لازمی سوال عمدگی سے اور صحیح صحیح حل کئے ہوں تو ممتحن اس سے یہ نتیجہ نکال لیتا ہے کہ یہ لڑکا قابل ہے۔ وہ اسی تصوّر کے زیر اثر دوسرے جوابات کو بھی صحیح سمجھتے ہوئے سرسری طور پر دیکھتا جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ نمبر دیتا چلا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر کسی قابل لڑکے نے لازمی سوال ہی غلط کر دیئے ہوں یا اس میں کم عقلی کا مظاہرہ کیا ہو تو ممتحن یہ سمجھتا ہے کہ یہ لڑکا نالائق ہے۔ اور اسی تاثر کے پیشِ نظر اس کے دوسرے جوابات کو گو وہ صحیح بھی ہوں کاٹتا چلا جاتا ہے یا معمولی نمبر دے دیتا ہے۔

اسی اصل کے ماتحت انسان کو غور کرنا چاہیئے کہ اس کا معاملہ نمازوں کے متعلق کیا ہے۔ اگر وہ سستی کر رہا ہے تو اُسے چاہیئے کہ سستی دُور کرے کیونکہ اس معاملہ میں اس کی طرف سے کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔

قرآن کریم میں سب سے زیادہ تاکید نماز کے لئے ہی آئی ہے۔ قیامت کے روز جنتی لوگ دوزخیوں سے دریافت کریں گے کہ بتاؤ تمہیں کونسی چیز دوزخ میں لے گئی — ما سلککم فی سقر۔ قالوا لم نک من المصلّین ۔۔۔ وکنا نکذّب بیوم الدین۔" وہ کہیں گے کہ ہم دنیا میں نماز ادا نہ کیا کرتے تھے اور نہ جزاء سزا کے دن کو سچا سمجھتے تھے اس لئے دوزخ میں ڈالے گئے۔ گویا نمازوں کا ادا نہ کرنا ایک مسلمان کو دوزخ کا مستحق بنا دیتا ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ جو لوگ بادشاہت کی وجہ سے نماز ادا نہ کرتے ہوں گے اُن کو فرعون کے ساتھ کھڑا کر دیا جائے گا۔ یعنی ان کا حشر نشر فرعون کے ساتھ ہوگا۔ جو حکومتی کاموں کی وجہ سے سُست ہونگے ان کو ہامان کی صف میں۔ جو دولت کی فراوانی کی وجہ سے غافل رہے ہوں گے اُن کو قارون کی صف میں اور جو تجارت اور کاروبار کی وجہ سے سستی کرتے ہوں گے ان کو ابی بن خلف کی صف میں کھڑا کر دیا جائے گا۔ اور اُن کا معاملہ اُن لوگوں جیسا ہوگا۔ گویا خدا تعالےٰ کے حق کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے انسان قیامت کے دن ذلت اُٹھائے گا۔

سچی بات تو یہ ہے کہ اگر انسان اپنے مالک کو نہیں پہچانتا اور اس کے آگے سجدہ نہیں کرتا تو یہ سخت کفرانِ نعمت ہے۔ کتّا بھی اپنے مالک کو پہچانتا ہے۔ جب مالک گھر آئے تو دوڑ کر اس کے قدموں میں جا لوٹتا ہے۔ گویا اس کو سجدہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر انسان اپنے رب کو نہ پہچانے اور اس کے آگے پانچ وقت اپنی جبینِ نیاز نہ جھکائے، تو وہ اشرف المخلوقات کہلانے کا مستحق نہیں۔ یہ اس کی کتنی بدقسمتی ہے کہ وہ عبد ہو کر نافرمانوں میں شامل ہو جاتا ہے اور اپنا شرف کھو بیٹھتا ہے۔ دیکھا جائے تو اللہ تعالےٰ کے بندہ پر اتنے احسانات ہیں کہ وہ ان کو گن بھی نہیں سکتا۔ ان احسانات کا تقاضا تو یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اس کے آگے سربسجود رہے۔ اور اگر نماز میں غفلت کرتا ہے تو یاد رکھے کہ اُسے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے کوئی فعل نہیں بچا سکے گا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ عبد کا کام صرف عبادت اور بندگی ہے۔ اور اگر یہ نہیں تو زندگی محض شرمندگی ہے مولانا رومؒ نے سچ کہا ہے ؎

زندگی بے بندگی شرمندگی

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

۱۔ جیسا کہ سب لجنات کو علم ہے ہمارا نیا سال یکم اکتوبر سے شروع ہو رہا ہے۔ ۳۰ ستمبر تک آمد و خرچ کے تمام حسابات بند کر دیئے جائیں گے۔ جن لجنات کے پاس بقایا رقمیں پڑی ہوں وہ فوری طور پر دفتر میں بھجوا دیں۔

۲۔ ہمارا تیرھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ ہر لجنہ کوشش کرے کہ اس کی طرف سے کوئی نہ کوئی نمائندہ اس میں ضرور شرکت کرے۔

۳۔ جو نمائندے شرکت کے لئے تشریف لاویں وہ اپنے ساتھ صدر لجنہ کی تصدیقی چٹھی ضرور لاویں ورنہ لجنہ مرکزیہ انکے قیام و طعام کی ذمہ وار نہیں ہوگی۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

بیاہ شادی کے موقعہ پر شکرانہ فنڈ میں بھی کچھ رقم ادا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کریگا انشاء اللہ۔ (ناظر بیت المال آمد

چند ضروری حوالے

(مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی)

برعظیم ہند و پاکستان میں انبیاء کی بعثت مقدسہ

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں:-

"ہندوستان کو حق تعالیٰ نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ شرف عظیم عطا فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ کے سب سے پہلے پیغمبر (آدم علیہ السلام) اور وحی الٰہی سب سے پہلے اس خطہ پر نازل ہوئی۔"

(ثمرات الاوراق یا علمی جواہر ریزے داشاعت اول) صفحہ۱)

ایسا ہی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ

"گذشتہ امتوں کو ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شاذ ہی خطہ ہو گا۔ جہاں کہ پیغمبر مبعوث نہ ہوا یہاں تک کہ زمین ہند میں جو اس معاملہ سے دور دکھائی دیتی ہے۔ معلوم و محسوس ہوتا ہے کہ پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں اور انہوں نے صانع جل شانہٗ کی توحید کی دعوت فرمائی ہے ہندوستان کے بعض شہروں میں محسوس ہو رہا ہے کہ شرک کے بحر ظلمت میں انبیاء علیہم السلام کے انوار کی روشن شمعیں جل رہی ہیں۔ اگر ان شہروں کو متعین کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔"

(مکتوبات دفتر اول مکتوب ۲۵۹ منقول از تعلیمات مجددیہ صفحہ ۱۱۸)

جناب شیخ محمد اکرام صاحب ایم۔ اے اپنی تصنیف "رود کوثر" میں ایک مقام پر حضرت مرزا مظہر جانجاناں علیہ الرحمۃ کے ایک طویل خط سے بطور ترجمہ ذیل کی سطور درج فرماتے ہیں:۔

"واضح رہے کہ ان آیات کے مطابق وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ ہر ایک گروہ کا نبی گذر رہا ہے، ولکل امۃ رسول (اور ہر ایک امت کا رسول ہوتا ہے) سرزمین ہندوستان میں بھی نبی اور رسول بھیجے گئے۔ جن کے احوال ان کی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان کے اخبار و آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صاحب کمال تھے۔ رحمت عامہ الٰہی نے مصلحت انسانی کو اس سرزمین میں فروگذاشت نہیں کیا پیغمبر آخر زماں صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہر ایک قوم میں پیغمبر مبعوث ہوتا رہا ہے جس کی اطاعت و فرمانبرداری اس قوم کے لئے لازم تھی اور دوسری قوم کے نبی سے ان کو غرض نہ تھی۔"

(رود کوثر صفحہ ۴۶۱ تا ۴۶۲)

اوپر کے اقتباسات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے برعظیم ہند و پاکستان کو بھی اپنی رحمت خاص سے نوازا اور یہاں بھی خدا تعالیٰ کے بعض انبیاء مبعوث کئے گئے۔ حضرت رسول پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی "دیلمی" میں ایک حدیث بھی آئی ہے حضورؐ نے فرمایا کہ ہند میں ایک نبی گذرا ہے۔ جس کو کاہن (کہنیا) کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی مرحوم اور جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی وغیرہم نے حضرت کرشن۔ رامچندر کو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی "لیکچر سیالکوٹ" میں ان ہی خیالات کا اظہار فرمایا ہے پس وہ سرزمین جسے اللہ تعالیٰ نے پہلے نوازا تھا۔ وقت آیا چاہتا ہے جب اللہ تعالیٰ از سر نو اسے نوازے اور ملک ہند میں پھر سے اسلام کے نور کی مشعلیں روشن کرے۔ یہ عظیم الشان کام خدا تعالیٰ کے فضل اور امت مسلمہ کی مخلصانہ جد و جہد اور عملی مجاہدات کے نتیجہ میں انجام پائے گا۔

شاعری اور اسلام

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب "شعر و سخن" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ:

شعر ہر سلیم الطبع انسان کا فطری ذوق ہوتا ہے اس سے بہت اچھے کام بھی نکلتے ہیں جو نثر عبادت سے حاصل نہیں ہو سکتے انسان کی طبیعت کو کسی خاص چیز پر آمادہ کرنے کے لئے شعر بڑا کام کرتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دنیا میں عام معاملات کی طرح اس میں بھی بڑی افراط و تفریط ہوتی چلی آئی ہے بہت سے وہ لوگ ہیں جنہوں نے سارا علم و ہنر شعر و سخن ہی قرار دے کر اپنی زندگی اس کے لئے وقف کر چھوڑی ہے اور پھر اس دریا میں ایسے غرق ہوئے کہ حلال و حرام اور نیک و بد کا بھی امتیاز نہ رہا اور بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اس کو شجرہ ممنوعہ سمجھتے ہیں صحیح اور معتدل وہ تعلیم ہے جو اس کے متعلق حکیم الحکماء امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے دی ہے کہ شعر اپنی ذات میں اچھا ہے نہ برا بلکہ نثر کلام کی طرح اپنے مضمون اور مقصود کے اعتبار سے اچھا بھی ہو سکتا ہے۔ برا بھی۔ جو اشعار حکمت و نصیحت یا دین کی نصرت یا کسی جائز مقصد کے لئے کہے جائیں وہ جائز بلکہ موجب ثواب ہیں اور جن میں کوئی کلام خلاف شرع ہو یا جو انسان کو کسی گناہ پر ابھاریں وہ حرام ۔ ۔ ۔ ۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان من الشعر لحکمۃ بعض اشعار حکمت پر مشتمل ہوتے ہیں ایسے اشعار کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی خود بھی سنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بہت سے حضرات شعراء تھے اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد انکے بہت سے اشعار و قصائد موقوف پائے گئے"۔ (علمی جواہر ریزے صفحہ ۲۲)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ شاعری اسلام اور مسلمانوں کے نزدیک فی ذاتہٖ بری چیز نہیں ہاں اس کا غلط استعمال برا ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس قسم کی شاعری کی ممانعت فرمائی ہے وہ ایسی ہی شاعری ہے جس میں خلاف شرع امور کا ذکر ہو اور وہ کلام سراسر مبالغہ آمیز ہونے کے علاوہ تہذیب و شرافت سے گرا ہوا ہو ورنہ ایسے اشعار جن میں خدا اور اس کے پاک رسولؐ اور دین اسلام کی مدح و ستائش اور برتری کا اظہار مقصود ہو اسلام میں ناجائز نہیں بلکہ ضرورت کے وقت عین مناسب اور موجب ثواب ہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے بھی اپنے عربی۔ فارسی اور اردو منظوم کلام میں حق و صداقت کی ترجمانی فرمائی ہے۔

درخواست دعا

۱- میری والدہ صاحبہ کی دائیں ٹانگ پر ابلتا ہوا گرم پانی پڑنے کی وجہ سے بہت بری طرح جل گئی ہے جس کی وجہ سے وہ کام کرنے اور چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی ہیں علاج جاری ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمادے۔ آمین

شاہدہ خلیل دارالبرکات ربوہ

۲- خاکسار کے والد چوہدری تاج دین صاحب کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت اپریشن کے کامیاب ہونے اور مکمل صحتیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

محمد حنیف ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول بھابڑا۔ ضلع سرگودھا)

۳- میری خالہ الحاجہ اختر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم منشی نور محمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کوئٹہ میں بعارضہ خونی اسہال بیمار ہیں کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی دردمندانہ اپیل ہے

حکیم حفیظ اللہ سنوری

دوائی فضل الٰہی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا خاص نسخہ اولاد نرینہ کے لئے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ نوے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت مکمل کورس ۹ ماہ سولہ روپے دواخانہ خدمت خلق ربوہ

دورِ ثانی میں وقفِ عارضی کا فریضہ ادا کرنیوالی خواتین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وقف عارضی کی جو بابرکت تحریک جاری فرمائی ہے اس میں احمدی بھائیوں کے علاوہ احمدی بہنیں بھی حصہ لے رہی ہیں۔ وقف کرنے والی خواتین کو انہی کے گاؤں یا محلہ میں عورتوں اور بچوں بچیوں کو قرآن مجید پڑھانے اور ان کی تربیت کرنے پر مقرر کیا جاتا ہے۔ وقف عارضی کم از کم دو ہفتے کے لئے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے کے لئے ہوتا ہے۔ احمدی خواتین کو اس نیک تحریک میں بکثرت شامل ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ خدمت بجالانے والی خواتین کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین تحریک دعا کے لئے ان کے اسماء درج کئے جاتے ہیں۔ ۵۷۹ نام پہلے شائع ہو چکے ہیں۔

۵۸۰۔ محترمہ غلام فاطمہ بیگم صاحبہ ڈیرہ غازیخاں
۵۸۱۔ 〃 عائشہ بی بی صاحبہ بڈھا گورایا ضلع سیالکوٹ
۵۸۲۔ 〃 حنیفہ بیگم صاحبہ گھسیٹ پور ضلع لائل پور
۵۸۳۔ 〃 آمنہ بی بی صاحبہ 〃 〃
۵۸۴۔ 〃 رشیدہ بیگم صاحبہ ڈیرہ غازیخاں
۵۸۵۔ 〃 امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں
۵۸۶۔ 〃 رمضان بی بی صاحبہ باندھی ضلع نواب شاہ
۵۸۷۔ 〃 ناصرہ بیگم صاحبہ عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ
۵۸۸۔ 〃 قدیراں بی بی صاحبہ باندھی ضلع نواب شاہ
۵۸۹۔ 〃 زینب بی بی صاحبہ گلوٹیاں ضلع سیالکوٹ
۵۹۰۔ 〃 ناصرہ بیگم صاحبہ 〃 〃
۵۹۱۔ 〃 حمیدہ بیگم صاحبہ گولیکی ضلع گجرات
۵۹۲۔ 〃 محمودہ بیگم صاحبہ دارالنصر ربوہ
۵۹۳۔ 〃 امۃ الشافی صاحبہ شاہ مسکین 〃 〃
۵۹۴۔ 〃 فاطمہ بی بی صاحبہ موضع کھیوےوالی۔ ضلع سیالکوٹ
۵۹۵۔ 〃 ہاجرہ بی بی چک ۲۷ ضلع لائل پور
۵۹۶۔ 〃 محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ چک ۳ ٹی ڈی اے ضلع لائلپور
۵۹۷۔ 〃 بی بی صاحبہ شادیوال ضلع گجرات
۵۹۸۔ 〃 سائرہ بی بی صاحبہ کوٹ رحموں ضلع جھنگ
۵۹۹۔ 〃 عزیزہ بیگم صاحبہ چک ۲۵ ضلع لائل پور
۶۰۰۔ 〃 ثریا بٹ صاحبہ سیالکوٹ شہر
۶۰۱۔ 〃 اقبال بیگم صاحبہ 〃 〃
۶۰۲۔ 〃 سلیمہ قدسیہ صاحبہ کراچی 〃
۶۰۳۔ 〃 منصورہ سالک صاحبہ 〃
۶۰۴۔ 〃 بلقیس بیگم صاحبہ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ
۶۰۵۔ 〃 صابرہ بی بی صاحبہ کوٹ رحموں۔ ضلع جھنگ
۶۰۶۔ 〃 راج بیگم صاحبہ کھاریاں۔ ضلع گجرات
۶۰۷۔ 〃 رحمت بی بی صاحبہ 〃 〃
۶۰۸۔ 〃 ریشم بی بی صاحبہ گوجرہ۔ ضلع لائل پور
۶۰۹۔ 〃 فاطمہ بی بی صاحبہ احمد نگر۔ ضلع جھنگ
۶۱۰۔ 〃 مبارکہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃
۶۱۱۔ 〃 سکینہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃
۶۱۲۔ 〃 بشریٰ بیگم 〃 〃 〃 〃

(باقی)

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اور شکر گذاری کا تقاضا

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے سلسلہ میں خاکسار پاکستان کے اراکین انصار اللہ کی توجہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قوم کے ان ٹھاٹھیں مارتے ہوتے جذبات کی "اس حالت" کی طرف مبذول کرتا ہے۔ جو بڑی انتظار اور دعاؤں کے بعد اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان میں موجودگی کے نتیجہ میں تھی۔ شکر گذاری کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہمارا قدم ان سے آگے ہو اگر آگے نہیں، تو کم از کم برابر تو ہونا چاہیئے۔ خدا کرے ایسا ضرور ہو اور کوئی دنیوی روک اجتماع میں شمولیت میں حائل نہ ہوئے۔

(قائد عمومی)

تقریری اور تحریری مقابلہ جات

امسال اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر تقاریر اور مضمون نویسی کا مقابلہ حسب ذیل عناوین پر ہوگا۔

تقاریر

۱۔ غلبہ اسلام اور ہماری ذمہ داریاں
۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق الٰہی
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق
۴۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ از روئے قرآن مجید
۵۔ خادم کا عہد

مضمون نویسی

۱۔ عظمت قرآن پاک دیگر کتب سماویہ کے مقابلہ میں
۲۔ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن
۳۔ اسلام کا اقتصادی نظام
۴۔ حضرت المصلح الموعودؓ اور اشاعت اسلام
۵۔ خدام الاحمدیہ کا قیام اور اس کی غرض و غایت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا دورہ مغربی افریقہ

مجالس اپنے ہاں یہ مقابلے کروا کر بہترین خدام کے اسماء کو اجتماع سے قبل ارسال کریں۔

(منتظم علمی مقابلہ جات)

تقریب شادی

مورخہ ۴ وفا ۱۳۴۹ ہش مطابق ۴ جولائی ۱۹۷۰ء بروز جمعہ عزیز چوہدری مبشر احمد سلمہ اللہ ابن مکرم چوہدری احمد جان صاحب کراچی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح عزیزہ جمیلہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ بنت مکرم چوہدری عظمت اللہ صاحب سے قرار پایا تھا۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

اعلان ولادت

میرے منجھلے لڑکے عزیزم سید خالد سعید سلمہ اللہ تعالیٰ انگلستان کا لونی معمر پور (لاہور) کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکوں کے بعد مورخہ ۱۲-۹-۷۰ کو لڑکی عطا فرمائی ہے احباب جماعت سے نو مولودہ کی درازیٔ عمر صحت و سلامتی اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید محمد شریف سیالکوٹی درویش قادیان)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۶-۱۷-۱۸ اخاء ۱۳۴۹ھش / اکتوبر ۱۹۷۰ء منعقد ہوگا
معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب آف بھیرو چیچی وفات پاگئے

نہایت رنج و الم سے یہ خبر سنی جائیگی۔ کہ مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب آف بھیرو چیچی ایک یا دو دن بعارضہ ضیق النفس بیمار رہ کر مورخہ ۲۰/۹ بروز اتوار بوقت تین بجے بعد دوپہر حیدرآباد ہسپتال میں وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز آپ کی میت کنری کاباک، لائی گئی۔ جہاں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں دوسرے دیگر احباب خاص تعداد میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد میت کو بذریعہ ٹرین ربوہ بروز سوموار بوقت دو بجے دوپہر برائے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ لے جایا گیا۔ آپ نہایت مخلص خادم دین اور موصی بزرگ تھے۔

بوقت وفات آپکی عمر باسٹھ سال تھی۔ آپ ہمیشہ خدمت دین کو اپنے لئے فخر اور فضل الٰہی جانتے اور اس کی انجام دہی کے لئے کمربستہ رہتے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب سے نوازے بلند درجات عطا فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے۔ آمین

(محمد سعد معلم اصلاح و ارشاد کنری پاک ضلع تھرپارکر)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز او رصدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۲۰۱

میں شیخ منیر احمد ناصر ولد مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ طالبعلمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۰/- روپے جیب خرچ ہے۔ میں تاذیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

العبد: منیر احمد ناصر دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد: محمد یعقوب خان عفی عنہ محلہ دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد: ممتاز حسین امتیاز دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۲۰۲

میں نعیم احمد ظفر شیخ ولد مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ طالبعلمی عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۰/- روپے جیب خرچ ہے۔ میں تاذیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

العبد: شیخ نعیم احمد ظفر دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد: عبدالعزیز محتسب امور عامہ ربوہ

گواہ شد: ممتاز حسین امتیاز دارالصدر شرقی ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

شاہ حسین کا ٹیلیویژن انٹرویو

لندن ۲۸ ستمبر اردن کے شاہ حسین نے کہا کہ ان کے ملک کی حالیہ خانہ جنگی سے انہیں سخت ذہنی تکلیف ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود وہ اردن کے تخت سے دست بردار نہیں ہوں گے۔ انہوں نے بی بی سی سے ایک ٹیلیویژن انٹرویو میں کہا کہ اردن کی حالیہ خانہ جنگی ان کی زندگی کا ۱۹۶۷ء کی چھ روزہ جنگ سے بھی زیادہ تلخ تجربہ ہے اس خانہ جنگی نے ہر اس چیز کو تباہ کر دیا ہے جو انہیں عزیز تھی۔

بی بی سی کے نامہ نگار ایلن ہارٹ کے ایک سوال کے جواب میں شاہ حسین نے کہا کہ یہ سچ ہے کہ موجودہ حالات میں میری زندگی کو زیادہ خطرہ ہے لیکن میں ہمت نہیں ہاروں گا۔ کیونکہ موت کو ٹالا نہیں جا سکتا وہ معینہ وقت پر آکر رہے گی۔ اس کے علاوہ موت کے سائے میں زندگی کا ایک طویل عرصہ گذارنے کے بعد میں موت سے نہیں ڈرتا ہوں میں یقیناً گولی سے ڈر کر نہیں بھاگوں گا۔ اس لئے کہ میں موت کی گولی سے بھاگ کر نہیں بچ سکوں گا۔ حالیہ جنگ کے متعلق شاہ حسین نے کہا اس لڑائی میں عوام کو جو تکالیف برداشت کرنا پڑیں ان کے تصور سے کبھی کبھی میرے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اردن کے تخت سے اس وقت تک دست بردار نہیں ہوں گے جب تک کہ اردن کے عوام کی حمایت انہیں حاصل ہے۔ اس کے علاوہ جب تک میرے اندر اردنی قوم بالخصوص اور دنیائے عرب بالعموم کی خدمت کی اہلیت اور جذبہ موجود ہے راہ فرار اختیار نہیں کر سکتا

اردن کو امداد دینے کا اعلان

واشنگٹن ۲۸ ستمبر اردن کی خانہ جنگی میں زخمی ہونے والوں کی امداد کے لئے شاہ حسین نے ادویات و خوراک کی جو اپیل کی ہے اس کا فوری ردعمل ہوا ہے امریکہ کے صدر نکسن نے کل اردن کو ۵۰ لاکھ ڈالر کی امداد دینے کی منظوری دیدی ہے۔ یہ امداد ابتدائی طور پر دی گئی ہے اس کے بعد مزید امداد دی جائے گی مزید برآں امریکہ سے طیاروں کے ذریعہ زخمیوں کے علاج کے لئے تمام ادویات اور تمام مشینیں اور سرجری کے آلات بھیجنے کا بھی حکم دے دیا ہے اعلان [illegible] ہے کہ اس سے دو ہسپتال قائم ہو سکتے ہیں۔ یہ ہسپتال ۲۴ گھنٹوں کے اندر اردن پہنچ جائیں گے۔ اس کے علاوہ پوپ پال نے ۵۰ ہزار ڈالر ہالینڈ نے دو لاکھ ڈالر کینیڈا نے ۵۴ ہزار ڈالر اور ناروے نے دو لاکھ ۲۹ ہزار کی امداد کا اعلان کیا ہے۔

آج واشنگٹن میں انڈر سیکرٹری امور خارجہ مسٹر اروِن نے بتایا کہ صدر نکسن نے ۵۰ لاکھ ڈالر کی امداد دینے کے علاوہ یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ خانہ جنگی کے دوران اردن کا جس قدر اسلحہ ضائع ہوا ہے وہ نقصان پورا کر دیا جائے گا انہوں نے کہا کہ ترکی اور لبنان میں امریکی سفارت خانوں کو ہدایت کر دی گئی ہے وہ اس امداد سے اردن کے لئے امدادی سامان خریدیں اور اس کو اردن پہنچائیں۔

غیر ملکی طیاروں کے ۱۶ مسافر لندن روانہ ہو گئے

نکوسیا ۲۸ ستمبر اردنی فوج نے غیر ملکی طیاروں کے جن ۱۶ مسافروں کو آزاد کرایا تھا وہ کل قبرص سے لندن روانہ ہو گئے قبل ازیں انہیں عمان سے قبرص پہنچایا گیا تھا۔

مزید ۳۲ مسافروں کو رہا کر دیا گیا

بیروت ۲۸ ستمبر عمان ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ چھاپہ ماروں نے یرغمال میں رکھے ہوئے ۳۲ مسافروں کو رہا کر دیا ہے اب یہ اردنی فوج کی حفاظت میں ہیں یہ تمام مسافر امریکی ہیں قاہرہ کے باوثوق ذرائع نے بتایا کہ دوسرے مسافروں کو عنقریب رہا کر دیا جائے گا اور انہیں عمان میں مصری سفارت خانے کے حوالے کر دیا جائیگا

پاکستانی وفد شنگھائی پہنچ گیا

شنگھائی ۲۸ ستمبر پاکستان کا سہ رکنی خیرسگالی وفد کے گورنر لفٹیننٹ جنرل محمد عتیق الرحمن کی زیر قیادت گذشتہ شام یہاں پہنچ گیا یہ وفد حکومت چین کی دعوت پر جمہوریہ چین کے یوم آزادی کی تقریبات میں شریک ہوگا۔ ہوائی اڈا پر وفد کا پرتپاک خیر مقدم کرنے والوں میں شنگھائی کی میونسپل کمیٹی کے نائب صدر شامل تھے ہوائی اڈے کو پاکستانی اور چینی جھنڈوں سے سجایا گیا تھا لوگوں نے پاک چین دوستی زندہ باد کے نعرے لگائے ہوائی اڈے سے باہر بعض آرائشی دروازوں پر یہ عبارت مرقوم تھی وہ اہل چین آڑے وقت میں ہمیشہ پاکستان کا ساتھ دیں گے۔

سورۃ فاتحہ میں قومی ترقی اور تنزل کے تمام اصول بیان کر دئیے گئے ہیں

اس چھوٹی سی سورۃ میں ترقی اور تنزل کی تمام منزلیں واضح طور پر بیان کی گئی ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت وَ اتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَ الْجِبِلَّۃَ الْاَوَّلِیْنَ ۰ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پھر فرمایا تم اس خدا سے ڈرو جس نے تم کو بھی پیدا کیا ہے اور تم سے پہلی قوموں اور جماعتوں کو بھی پیدا کیا ہے یعنی آج تو تم اپنے ان افعال پر نازاں ہو۔ لیکن کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہی ناپسندیدہ حرکات کی وجہ سے تم سے پہلے بھی کئی قومیں ہلاک ہو چکی ہیں پھر کیوں تم ان کی ہلاکت اور بربادی سے سبق حاصل نہیں کرتے اور کیوں ان کے زوال کے اسباب پر غور کر کے اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

حقیقت یہ ہے کہ قومیں دنیا میں بنتی بھی ہیں اور بگڑتی بھی ہیں۔ اور جب سے دنیا چلی آرہی ہے اسی وقت سے یہ سلسلہ بھی چلا آرہا ہے۔ ہزاروں قوموں کی تباہی اور ہزاروں قوموں کی ترقی پر تاریخ کے اوراق شاہد ہیں مگر تاریخ کے تمام واقعات بحیثیت مجموعی انسانی زندگی کے واقعات کا سوواں حصّہ بھی نہیں ہیں۔ وہ زمانہ جو تاریخی کہلاتا ہے اس سے بھی مدتوں پیشتر انسان دنیا میں موجود تھا۔ اور پھر جو زمانہ تاریخی کہلاتا ہے اس کا بھی اکثر حصّہ ایسا ہے جس کی تاریخ محفوظ نہیں۔ مگر وہ زمانے جن کی تاریخ محفوظ ہے اور وہ زمانے جن کی تاریخ محفوظ نہیں ان دونوں قسم کے زمانوں میں ہزاروں قومیں بگڑتی اور بنتی چلی گئیں ہزاروں قوموں نے پہلے بام رفعت تک رسائی حاصل کی اور پھر زوال پذیر ہو گئیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ جس طرح انسانی پیدائش کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور جس طرح انسانی موت کا انکار نہیں کیا جا سکتا اسی طرح قوموں کی پیدائش اور ان کی موت کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا مگر جس طرح بنی نوع انسان ہر روز موت کا مشاہدہ کرنے کے باوجود موت بُھلا دیتے ہیں اسی طرح قومیں بھی دوسری قوموں کے تنزل کو دیکھنے کے باوجود اس سے سبق حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتیں۔

قرآن کریم نے اس مسئلہ پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور سورہ فاتحہ سے لے کر سورہ والنّاس تک سارا قرآن کریم ان بیانات سے بھرا پڑا ہے کہ قومی ترقی کے کیا گُر ہیں۔ بے شک اور بھی بہت سے مضامین قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں اس کے اندر عقلی مضامین بھی بیان کئے گئے ہیں اور علمی بھی۔ روحانی مضامین بھی بیان کئے گئے ہیں اور جسمانی بھی۔ اقتصادی مضامین بھی بیان کئے گئے ہیں اور سیاسی بھی۔ غرض سینکڑوں اور ہزاروں مضامین اس کے اندر بیان ہوئے ہیں لیکن سورہ فاتحہ کی ابتداء ہی ایسے رنگ میں کی گئی ہے کہ اس میں قومی ترقی اور تنزّل سے تعلق رکھنے والے تمام اصول بیان کر دئیے گئے ہیں:- ... سورہ فاتحہ کے شروع ہونے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے چشمہ میں سے نکلتے ہوئے نالہ کی لیکن آخر پر پہنچ کر اس کی مثال ایک بہت بڑے دریا کی سی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ میں جس مضمون کو چشمے سے نکلتے ہوئے ایک چھوٹے سے نالے کی طرح بیان کیا گیا ہے اسے غیر المغضوب علیہم تک پہنچ کر ایک عظیم الشان دریا کی طرح واضح کر دیا گیا ہے۔ کوئی شخص اگر روحانی نابینا ہو تو الگ بات ہے ورنہ ہر شخص آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کہ ترقی اور تنزّل کی تمام منزلیں اس چھوٹی سی سورۃ کے اندر واضح طور پر بیان کی گئی ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۴۴۰، ۴۴۱)

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

مصر کے صدر جمال عبد الناصر حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے

انکی میت جمعرات کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپردِ خاک کی جائیگی۔ چالیس روز تک سوگ منانے کا اعلان

قاہرہ ۲۹ ستمبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبد الناصر کل شام حرکتِ قلب بند ہو جانے سے قاہرہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کی عمر ۵۲ سال تھی۔ تدفین پورے فوجی اعزاز کے ساتھ یکم اکتوبر بروز جمعرات عمل میں آئے گی۔ ملک میں چالیس روز تک سوگ منانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ نائب صدر جناب انور سادات نے آئین کی رُو سے سربراہِ مملکت کے فرائض عبوری طور پر سنبھال لئے ہیں۔

صدر ناصر پر کل دل کا پہلا حملہ اس وقت ہوا جب وہ عرب سربراہوں کے اجلاس سے فارغ ہو کر جس میں اردن کی خانہ جنگی بند کرانے کے متعلق سمجھوتہ طے پایا تھا اپنے گھر واپس پہنچے۔ علاج معالجہ کے باوجود وہ جانبر نہ ہو سکے اور سوا چھ بجے شام وفات پا گئے۔

قاہرہ کے ریڈیو اور ٹیلیویژن اسٹیشنوں نے کل شام یکدم اپنے پروگرام روک کر صدر کی وفات کی خبر نشر کی۔ پہلے قرآن مجید کی تلاوت کی گئی بعد میں نائب صدر جناب انور سادات نے جذبات سے پُر نہایت غمناک لہجہ میں صدر ناصر کی وفات کی خبر قوم تک پہنچائی ریڈیو کے پروگرام یکدم بند ہو جانے اور تلاوت قرآن مجید شروع ہونے پر قاہرہ کے بازاروں اور ہوٹلوں وغیرہ میں لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ ریڈیو سیٹوں کے گرد جمع ہو گئے۔ صدر ناصر کی وفات کی خبر سُن کر بہت سے لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے اور بَین کرنے لگے پورے ملک میں غم و الم کی لہر دوڑ گئی۔ صدر ناصر کی میّت وفات کے بعد قصر قبہ میں پہنچا دی گئی ہے جہاں وہ تدفین سے قبل پورے فوجی اعزاز کے ساتھ آخری دیدار کے لئے تین روز تک رکھی رہے گی۔

وفات کی اطلاع ملتے ہی تمام عرب ملکوں کے ریڈیو اسٹیشنوں نے اپنے پروگرام منسوخ کر کے تلاوتِ قرآن مجید شروع کر دی چنانچہ تمام اسٹیشنوں سے مسلسل تلاوت قرآن پاک نشر ہو رہی ہے۔ شام اور اردن نے بھی چالیس روز تک سوگ منانے کا اعلان کیا ہے۔ دنیا بھر میں مملکتوں کے سربراہوں اور اعلےٰ شخصیتوں نے صدر ناصر کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کر کے انہیں شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ ان میں عرب سربراہوں کے علاوہ انگلستان، امریکہ، فرانس اور اٹلی کے سربراہوں اور اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان بھی شامل ہیں۔ روس کے سفیر مقیم قاہرہ نے کل مصر کے قائمقام صدر انور سادات سے ملاقات کر کے اپنی حکومت کی طرف سے صدر ناصر کی وفات پر گہرے غم والم کا اظہار کیا نیز انہیں بتایا کہ روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیگن ماسکو سے قاہرہ پہنچ کر مرحوم کی تدفین اور آخری رسومات میں شرکت کریں گے۔

جمال عبد الناصر مرحوم چودہ سال سے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر تھے۔ وہ فوجی افسران کے اس گروپ کے ایک سرکردہ رکن تھے جس نے جولائی ۱۹۵۲ء میں شاہ فاروق کی حکومت کا تختہ الٹ کر مصر کے جمہوریہ ہونے کا اعلان کیا تھا۔ دو سال تک پہلے جنرل نجیب صدر رہے اس کے بعد ۱۹۵۴ء میں صدر ناصر نے انہیں ہٹا کر وزیرِ اعظم کی حیثیت سے سب اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ اس کے بھی دو سال بعد ۱۹۵۶ء میں نئے آئین کے تحت جمال عبد الناصر صدر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ وہ اس وقت سے ہی مسلسل صدر کے عہدہ پر فائز چلے آرہے تھے۔

فوری ضرورت

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں عارضی طور پر تقریباً دو ماہ کے لئے ایک ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو میٹرنٹی اور عورتوں کے شعبے کا کام سنبھال سکیں۔ تنخواہ گورنمنٹ کے سکیل کے مطابق دی جائے گی۔ کام کرنے کی خواہشمند ڈاکٹر فوری طور پر درخواست بھجوا دیں۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ایم۔ آر۔ سی۔ پی فضل عمر ہسپتال ربوہ)